سوال

(621) سجدۂ سہو کے بعد تشہد کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

’’تخریج صلوۃ الرسول‘‘ ص: ۵۰۷، تاریخ اشاعت رمضان ۱۴۱۳ ھ میں لکھا ہے۔ سجدۂ سہو کے بعد تشہد۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ احادیث آپس میں مل کر حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔ فتح الباری: ۲/۹۸۔ ۹۹، نیل الأوطار: ۳/۱۲۳

سلام سے پہلے سجدۂ سہو کیا جائے تو تشہد پڑھنا ثابت نہیں لیکن بعد از سلام سجدۂ سہو کرنے کی صورت میں مذکورہ بالا بیان ابن حجر رحمہ اللہ کی روشنی میں تشہد پڑھیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مقام پر اصل عبارت یوں ہے:

’لٰكِن وَرَدَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سُجُودِ السَّهوِ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ، عِندَ أَبِي دَاوُد، وَالنَّسَائِي، وَعَنِ المُغِيرَةِ عِندَ البَيهَقِي، وَفِي إِسنَادِهِمَا ضُعفٌ۔ فَقَد يُقَالُ: إِنَّ الأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي التَّشَهُّدِ بِاجتِمَاعِهَا تَرتَقِي إِلٰی دَرَجَةِ الحَسَنِ۔ قَالَ العَلَائِي: وَلَيسَ ذٰلِکَ بِبَعِيدٍ۔ وَقَد صَحَّ ذٰلِکَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ مِن قَولِهٖ أَخرَجَهُ ابنُ أَبِي شَيبَةَ فتح الباری: ۳/۹۹

یہاں راجح بات یہ ہے کہ نمازی کو تشہد کا اختیار ہے۔ چاہے پڑھے یا ترک کر دے۔

المرعاۃ میں ہے: ’وَالرَّاجِحُ عِندَنَا أَنَّهٗ مُخَيَّرٌ فِي التَّشَهُّدِ‘ (۲/۳۹)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 537